جلد ۲۶ | مورخہ ۱۸ صفر ۱۳۵۷ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۰ اپریل ۱۹۳۸ء | نمبر ۹۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸- اپریل- سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے- کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے- الحمد للہ-

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے- احباب دعائے صحت کریں:-

آج بعد نماز عصر خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ کی لڑکی کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی- جس میں بہت سے احباب مدعو تھے- حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی شمولیت فرمائی- اور دعا کی:-

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو عارضہ بواسیر سے تو کچھ آرام ہے- مگر پیشاب کی تکلیف بڑھ گئی ہے- اور نمست سینے چینی ہے- احباب دعائے صحت کریں:-

گزشتہ شب ۸ بجے مسٹر ٹانکر بی اے آف کراچی نے بھیر ستارہ مریخ کے موضوع پر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں انگریزی میں تقریر کی:-

مجلس مشاورت کے لئے تشریف لانے والے اصحاب میں سے بہت سے واپس چلے گئے ہیں:-

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انبیا کی جماعتیں مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کیا کرتی ہیں

"جو لوگ اللہ تعالےٰ کی طرف سے آتے ہیں- ابتداً اہل دنیا ان کے دشمن ہو جاتے ہیں- اور انہیں قسم قسم کی تکلیفیں دیتے- اور ان کی راہ میں روڑے اٹکاتے ہیں- کوئی پیغمبر اور مرسل نہیں آیا- جس نے دکھ نہ اٹھایا ہو- مکار- فریبی- دوکاندار اس کا نام نہ رکھا گیا ہو- مگر باوجود اس کے کہ کروڑہا بندوں نے اس پر ہر قسم کے تیر چلانے چاہے- پتھر مارے- گالیاں دیں- انہوں نے کسی بات کی پرواہ نہیں کی- کوئی امر ان کی راہ میں روک نہیں ہو سکا- وہ دنیا کو اللہ تعالےٰ کا کلام سناتے رہے- اور وہ پیغام جو لے کر آئے تھے- اس کے پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا- ان تکلیفوں- اور ایذا رسانیوں نے جو نادان دنیا داروں کی طرف سے پہنچیں- ان کو سست نہیں کیا- بلکہ وہ اور تیز قدم ہوئے- یہاں تک کہ وہ زمانہ آگیا- کہ اللہ تعالےٰ نے وہ مشکلات ان پر آسان کر دیں- اور مخالفوں کو سمجھ آنے لگی- اور پھر وہی مخالف دنیا ان کے قدموں پر آگری- اور ان کی راست بازی اور سچائی کا اعتراف ہونے لگا" . . . .

"ہماری جماعت کے لئے بھی اسی قسم کی مشکلات ہیں- جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مسلمانوں کو پیش آئے تھے- چنانچہ نئی اور سب سے پہلی مصیبت تو یہی ہے- کہ جب کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہوتا ہے- تو معاً دوست- رشتہ دار اور برادری الگ ہو جاتی ہے- یہاں تک کہ بعض اوقات ماں- باپ اور بھائی- بہن بھی دشمن ہو جاتے ہیں- السلام علیک تک کے روادار نہیں رہتے- اور جنازہ پڑھنا نہیں چاہتے- اس قسم کے بہت سے مشکلات پیش آتے ہیں- میں جانتا ہوں- کہ بعض کمزور طبیعت کے آدمی بھی ہوتے ہیں- اور ایسی مشکلات پر وہ گھبرا جاتے ہیں- لیکن یاد رکھو- کہ اس قسم کے مشکلات کا آنا ضروری ہے- تم انبیاء و رسل سے زیادہ نہیں ہو ان پر اس قسم کے مشکلات- اور مصائب آئیں- اور یہ اسی لئے آتی ہیں- کہ اللہ تعالےٰ پر ایمان قوی ہو- اور پاک تبدیلی کا موقعہ ملے- پس یہ ضروری ہے- کہ تم انبیاء و رسل کی پیروی کرو- اور صبر کے طریق کو اختیار کرو"

(جلد حکم ۸ نومبر ۱۹۰۴ء)

مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء کے دوسرے اور تیسرے دن کی مختصر روئداد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم امور کے متعلق فیصلے

دوسرا دن

قادیان ۱۶ اپریل۔ آج مجلس مشاورت کا اجلاس پونے بارہ بجے دوپہر کو تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام حاضرین سمیت دعا فرمائی۔ اس کے بعد پرائیویٹ سکرٹری صاحب نے اضافہ بجٹ کی وہ رقوم سنائیں۔ جو خاص ضروریات کے ماتحت مختلف مدات میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے خرچ کی گئیں ؛

اس موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب کو ارشاد فرمایا کہ وہ سٹیج پر تشریف لے آئیں اور پیش شدہ تجاویز پر تقریر کرنے والوں کو باری باری تقریر کرنے کا موقعہ دیں۔ چنانچہ جناب چودہری صاحب سٹیج پر آ گئے۔ اس کے بعد اگرچہ نظارت تعلیم و تربیت کی ایجنڈا میں درج شدہ یہ تجویز حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ناظر تعلیم و تربیت نے پیش فرمائی۔ کہ احمدیہ یونیورسٹی کے تجویز کردہ ڈھانچہ کے متعلق چونکہ کمیشن نے چھ سال گزر جانے کے باوجود اپنی رپورٹ نہیں پیش کی۔ اس لئے کوئی دوسرا کمیشن تجویز کیا جائے۔ لیکن ساتھ ہی فرمایا گزشتہ رات۔ سکرٹری صاحب کمیشن نے ۹۸ صفحہ کی رپورٹ دیدی ہے اس لئے اب تجویز یہ ہے۔ کہ اس پر غور کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی جائے ؛

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تجویز کو منظور فرماتے ہوئے حسب ذیل اصحاب پر مشتمل سب کمیٹی مقرر فرمائی۔

(۱) ناظر صاحب تعلیم و تربیت وسکرٹری
(۲) قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے (۳) خان بہادر چودھری ابوالہاشم خان صاحب ایم۔ اے (صدر) (۴) میر محمد اسحاق صاحب (۵) ملک غلام رسول صاحب شوق ایم۔ اے (۶) مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے (۷) مرزا ناصر احمد صاحب۔ آخرالذکر دو اصحاب کے متعلق فرمایا۔ یہ اس وقت ولایت میں ہیں۔ اگر مشورہ کے وقت تک واپس آجائیں تو مشورہ میں شریک ہو جائیں ؛

اس کے بعد نظارت امور خارجہ کی یہ تجویز کہ کانگرس اور مسلم لیگ کے متعلق جماعت احمدیہ کا کیا رویہ ہونا چاہیئے۔ خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب نے پیش کی۔ اس موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اس مشورہ کے وقت سرکاری ملازم مجلس شوریٰ کے ممبر نہیں ہوں گے۔ وہ نہ تقریر کر سکتے ہیں۔ اور نہ رائے دے سکتے ہیں ؛

خان صاحب نے مسلم لیگ اور کانگرس سے خط و کتابت کا جب ذکر کیا تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ فیصلہ فرمایا۔ کہ چونکہ مسلم لیگ اور کانگرس کی طرف سے کوئی قطعی جواب نہیں آیا۔ اس لئے متعلقہ محکمہ ان سے خط و کتابت جاری رکھے دوران سال میں اگر کوئی قطعی جواب آ جائے۔ اور اس پر غور کرنے کی ضرورت سمجھی جائے۔ تو مشورہ کے لئے احباب کو جمع کر لیا جائے۔ ورنہ اگلی مجلس مشاورت میں غور کیا جائے گا ؛

غیر احمدی لڑکیوں سے شادی نہ کرنے کی پابندی کے متعلق امور عامہ کی یہ تجویز کہ اس پابندی کو اڑا دیا جائے۔ یا جاری رکھا جائے جب پیش ہوئی۔ تو دونوں طرف سے پُرجوش تقریریں کی گئیں۔ اور رائے لینے پر کثرت رائے پابندی جاری رکھنے کے حق میں نکلی۔ اس پر حضور نے فیصلہ تو کثرت آراء کے حق میں فرمایا۔ مگر ساتھ ہی ہدایت فرمائی کہ جہاں شادی کرنے میں فوائد مدنظر ہوں۔ وہاں اجازت دینے میں بخل سے کام نہ لیا جائے ؛

اس موقعہ پر حضور نے ملک کرم الٰہی صاحب کے اخراج از جماعت کا اس لئے اعلان فرمایا۔ کہ انہوں نے پچھلے دنوں اپنی لڑکی کی شادی ایک غیر احمدی سے کی ہے ؛

سوا دو بجے یہ اجلاس نماز ظہر و عصر کے لئے برخاست ہو کر ساڑھے تین بجے پھر شروع ہوا۔ اور نظارت علیا کی انتخاب امیر کے متعلق تجاویز پیش ہوئیں یہ تجویزیں چونکہ کئی ایک ترمیموں اور شرائط کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظور فرمائیں۔ اس لئے مفصل مجلس مشاورت کی روئداد میں درج ہوں گی۔ نظارت بیت المال کی یہ تجویز کہ جن لوگوں کی آمد معین نہیں۔ ان کی آمد کی تصدیق کے متعلق حلفیہ بیان لیا جائے جب پیش ہوئی تو کثرت آراء اس کے خلاف اس تجویز کے حق میں شمار کی گئیں۔ کہ حلف کی ضرورت نہیں۔ اگر کسی کے متعلق معلوم ہو۔ کہ اس نے کم آمدنی لکھائی ہے تو اسے وعظ و نصیحت کے ذریعہ تحریک کی جائے۔ کہ درست لکھائے۔ اسی کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظور فرمایا۔ چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق حضور نے یہ فیصلہ فرمایا کہ ۱۵ کی بجائے ۱۰ فیصدی ایک ماہ کی آمد پر وصول کیا جائے۔ اور لازمی طور پر وصول کیا جائے حسب ذیل تجاویز خرچ کم کرنے کے متعلق جنہیں کثرت آراء کی تائید حاصل ہوئی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظور فرمائیں۔

(۱) سلسلہ کے کارکنوں کی ترقی تین سال کے لئے روک دی جائے (۲) ہر سال تین مبلغوں کا رکھنا لازمی نہ ہو۔ بلکہ حسب ضرورت انہیں رکھا جائے۔ (۳) صرف بعض حالات میں مبلغین کو دورہ کا خرچ دیا جائے۔ (۴) مبلغین میں سے بعض کو دوسرے کاموں پر لگایا جائے ؛

اس پر ۸½ بجے رات کو اجلاس ختم ہوا۔ نماز مغرب اور عشاء پڑھنے کے بعد تمام نمائندگان اور مہمان اس دعوت طعام میں شریک ہوئے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے دی۔ کھانا کھانے والوں کی تعداد سات سو کے قریب تھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بذات خود بھی شرکت فرمائی ؛

تیسرا دن

۱۷ اپریل۔ آج مجلس مشاورت کا اجلاس تلاوت قرآن کریم اور دعا کے بعد ۹ بجے صبح شروع ہوا۔ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے بحیثیت سکرٹری سب کمیٹی بجٹ پیش کیا۔ مختلف اصحاب نے مختلف امور کے متعلق سوالات کئے۔ اور ناظر صاحبان نے اپنے اپنے صیغہ کے متعلق جوابات دیئے آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے سوالات اور جوابات پر تبصرہ فرمایا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی ایسے دوست ہوں۔ جو یہ بتا سکیں۔ کہ اخراجات کے بجٹ میں فلاں رقم اڑا دی جائے تو بتا دیں اس پر چند اصحاب نے دو تین رقوم کی طرف اشارہ کیا۔ لیکن جب ان رقوم کی ضرورت واضح کی گئی۔ تو انہوں نے اپنی رائے واپس لے لی۔ آخر جب حضور نے بجٹ کے متعلق رائے لی۔ تو ۲۲۴ رائیں اس کی تائید میں شمار کی گئیں۔ اور حضور نے اس شرط کے ساتھ بجٹ منظور فرمایا۔ کہ پھر غور کرنے پر اگر اصلاح کی کوئی ضرورت پیش آئی۔ تو وہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ صفر ۱۳۵۷ھ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر

مجلس مشاورت کے اختتام پر نمائندگان جماعت احمدیہ سے خطاب

۱۷ ۔ اپریل ۳۸ء مجلس مشاورت کی کارروائی ختم ہونے کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ کو مخاطب کرکے جو تقریر فرمائی ۔ اس کے بعض حصے خلاصتہً احباب کی آگاہی کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں :

حضور نے فرمایا :۔

اب ہم اس کام کو ختم کر چکے ہیں جس کے متعلق غور کرنے کے لئے ہم اس جگہ جمع ہوئے تھے ۔ لیکن

وقتی ضرورت اور حقیقی ضرورت

میں بہت بڑا فرق ہؤا کرتا ہے ۔ وقتی ضرورت گو بڑی دکھائی دیتی ہے لیکن حقیقتاً چھوٹی ہوتی ہے ۔ اور حقیقی ضرورت گو چھوٹی دکھائی دیتی ۔ بلکہ بعض دفعہ نظر انداز بھی ہو جاتی ہے ۔ لیکن درحقیقت بہت بڑی ہوتی ہے ۔ ایک چیونٹی اگر کسی کے کان میں گھس جائے ۔ تو اسے یوں معلوم ہوتا ہے ۔ کہ گویا ڈھول بج رہے ہیں ۔ اور دُور بجنے والے ڈھول کی آوازیں یوں معلوم ہوتی ہیں ۔ کہ گویا کوئی مکھی بھنبھنا رہی ہے ۔ ایک ٹھیکری اگر انسان اپنی آنکھ پر رکھ لے ۔ تو ساری دُنیا اُس کی نگاہ سے اوجھل ہو جاتی ہے ۔ لیکن میلوں میل دُور جو پہاڑ ہوتے ہیں ۔ اور جن پر چڑھتے ہوئے انسان کا دل کانپتا ہے ۔ وہ اسے دکھائی نہیں دیتے ۔ تو

عقلمند قوم

وہ ہوتی ہے ۔ جو اُن چیزوں کو اپنی نظر کے سامنے رکھتی ہے ۔ جو نظر کے سامنے نہیں ہوتیں ۔ لیکن جذباتی آدمی صرف اُن چیزوں کو دیکھتا ہے ۔ جو اس کے سامنے ہوتی ہیں ۔ ایک آدمی کو اگر میدان جنگ میں اس غرض سے بھیجا جاتا ہے ۔ کہ جاؤ ۔ اور کمانڈر انچیف کو یہ خبر پہونچا دو ۔ کہ دشمن کی ایک بہت بڑی فوج حملہ آور ہونے والی ہے تم اپنی حفاظت اور بچاؤ کا سامان کر لو ۔ تو اگر اسے راستہ میں کوئی شخص گالی دے دیتا ۔ اور وہ اس سے لڑنے لگ جاتا ہے ۔ یہاں تک کہ اسی لڑائی میں مارا جاتا ہے ۔ تو بظاہر ایک انسان کہہ سکتا ہے ۔ کہ دیکھو ۔ وہ کتنا غیرت مند تھا ۔ کہ اُس نے گالی سُنی ۔ مگر اسے برداشت نہ کر سکا ۔ لیکن درحقیقت اُس نے اپنے ملک سے

خطرناک غدّاری

کی ۔ اور اگر دُشمن کی فوج کے حملہ کے نتیجہ میں دس یا بیس یا پچیس ہزار آدمی مارے گئے ۔ تو ان تمام کا گناہ اس کی گردن پر ہوگا ۔ محض اس لئے کہ اس نے وقتی ضرورت کو اہمیت دے دی ۔ اور بڑی مصیبت کو نظر انداز کر دیا ۔ پس جہاں ہم نے اپنی

موجودہ مشکلات

اور قرضوں پر غور کیا ہے ۔ اور اُن امور پر بھی بحث و تمحیص کی ہے جو سلسلہ کے کاموں میں روک بن رہے ہیں ۔ وہاں ہمیں ان خطرات کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے ۔ جو ہمارے گرد جمع ہو رہے ہیں ۔ وہ خطرات وُہی ہیں ۔ جن کی طرف کل بھی میں نے اشارہ کیا تھا ۔ اور بتایا تھا ۔ کہ جماعت اب ایک ایسے مقام پر پہونچ گئی ہے کہ بعض حکومتیں بھی اسے ڈر یا اہمیت کی نگاہ سے دیکھنے لگی ہیں ۔ اور قومیں بھی اسے ڈر یا اہمیت کی نگاہ سے دیکھنے لگی ہیں ۔ اور ان میں ایک بیداری پائی جاتی ہے ۔ اور وُہ چاہتے ہیں ۔ کہ جس طرح بھی ہو ۔ اس جماعت کو تباہ کر دیا جائے ۔ یہ خطرات روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں ۔ کہیں بعض عدالتیں ہیں ۔ جو اسی رَو میں بہہ گئی ہیں ۔ اور وُہ

سلسلہ کے خلاف ریمارکس

کرتی ہیں ۔ کہیں خفیہ ریکارڈ جماعت کے خلاف تیار کیا جاتا ہے ۔ کہیں مختلف ملکوں میں تبلیغ کے راستہ میں روکیں ڈالی جاتیں ۔ اور ہمارے مبلغین کو نکالا جاتا ہے ۔ کہیں قومیں آپس میں اتحاد کرکے جماعت کو نقصان پہونچانے کے درپے ہیں ۔ اور وُہ جو بظاہر ہمارے دوست نظر آتے ہیں وُہ بھی اس اتحاد میں اُن کے شریک ہیں ۔ بظاہر ان خطرات کے اثرات بہت قلیل ہیں ۔ اور بظاہر اگر ہم دور بینی سے کام نہ لیں ۔ تو کہہ سکتے ہیں ۔ کہ یہ معمولی باتیں ہیں لیکن حقیقت یہ ہے ۔ کہ یہ معمولی باتیں نہیں ۔ بلکہ ایک لمبی زنجیر کی کڑی ہیں ۔ پس میں جماعت کو اُن

خطرات کی طرف توجہ

دلاتے ہوئے نصیحت کرتا ہوں ۔ کہ اپنے اندر وُہ وسعتِ نظر پیدا کرو ۔ جس سے تمہیں معلوم ہو ۔ کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے ۔ دُنیا کے لئے یہ مشکل ہوتی ہے ۔ کہ آئندہ کے متعلق اس کے اندازے صرف وہم کی حد تک ہوتے ہیں ۔ اور وُہ ہمیشہ اس شش و پنج میں مبتلا رہتی ہے ۔ کہ میں جو کچھ سمجھتی ہوں ۔ یہ وہم ہے ۔ یا حقیقت ۔ مگر آپ لوگوں کے لئے فیصلہ کرنا بالکل آسان ہے ۔ ایک منٹ کے لئے آپ اُن تمام ترقیات کو بھول جائیں جو اس وقت تک آپ کو حاصل ہیں آپ بھول جائیں اس بات کو ۔ کہ آپ کے گرد و پیش کے لوگ آپ کے متعلق کیا کہتے ہیں ۔ آپ بھول جائیں اس بات کو ۔ کہ آپ میں سے کوئی شخص کسی معزز عہدے پر فائز ہے ۔ یا نہیں ۔ آپ بھول جائیں اس بات کو ۔ کہ دُشمن اس وقت کیا کر رہا ہے بلکہ میں کہتا ہوں ۔ آپ اپنے نفس کو بھی بھول جائیں ۔ اور صرف ایک کام کریں ۔ اور وُہ یہ کہ ایک شاہد سے جو نہایت ہی

عظیم الشان شاہد

ہے ۔ پوچھیں ۔ کہ ہمارا مستقبل کیا ہے ۔ اور وُہ شاہد قرآن کریم ہے اس سے پوچھیں ۔ کہ نبیوں کی جماعتوں کا مستقبل کیا ہوتا ہے ۔ اور پیشتر اس کے کہ خدا تعالےٰ کی تائید انہیں دُنیا کا بادشاہ بنا دے ۔

ان کی کیا حالت ہوتی ہے۔ اگر قرآن یہ شہادت دے۔ کہ نبیوں کی جماعتوں پر عظیم الشان مصائب آیا کرتی ہیں تو پھر آپ سمجھ لیں۔ کہ آپ کا نفس جو آپ کو کہتا ہے۔ کہ ہمارے لئے کوئی مصائب نہیں۔ یہ آپ کو دھوکہ دیتا ہے ؞

دو شاہدوں پر تو عدالت قتل کی سزا بھی دے دیتی ہے۔ پس میں

ایک دوسرا شاہد

بھی آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات ہیں انہیں پڑھیں اور دیکھیں کہ خدا تعالیٰ نے ان میں کیا کچھ بتایا ہے۔ کیا یہ بتایا ہے کہ مشکلات بالکل نہیں آئیں گی۔ اور سلسلہ آسانی سے ترقی کرتا چلا جائے گا۔ یا یہ بتایا ہے۔ کہ اس زمانہ تک کہ سلسلہ کو کامل غلبہ حاصل ہو۔ خطرناک مشکلات وارد ہوں گی۔ اور اگر قرآن میں بھی یہی لکھا ہو۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے بھی اسی بات کی تصدیق ہوتی ہو۔ تو آپ لوگوں کو سمجھ لینا چاہیئے کہ آپ کا نفس آپ کو دھوکہ دے رہا ہے ؞

حقیقت یہ ہے کہ میری زبان ان خطرات کو بیان کرنے سے بالکل قاصر ہے۔ جو آئندہ سلسلہ کو پیش آنے والے ہیں۔ اگر تصریحاً میں ان کو بیان کردوں۔ تو دشمن اور زیادہ دلیر ہو جائے اور وہ سمجھ جائے۔ کہ میری خفیہ تدابیر ان کو معلوم ہیں۔ پس مجھے اخفاء سے کام لینا پڑتا ہے۔ تا دشمن کو یہ معلوم نہ ہو۔ کہ ہمیں اس کی

تمام تدابیر کا علم

ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر ہماری جماعت خدا کی طرف سے ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ خدا کی طرف سے ہے۔ اور اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات صحیح ہیں۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ آپ کے الہامات صحیح ہیں۔ اور اگر قرآن جو کچھ کہتا ہے وہ صحیح ہے۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ قرآن جو کچھ کہتا ہے وہ صحیح ہے۔ تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جس قسم کی زندگی کے دور میں سے ہم گزر رہے ہیں۔ یہ ہرگز ہمارے مناسب حال نہیں۔ اس میں

ایک عظیم الشان تبدیلی کی ضرورت

ہے۔ اور جب تک ہم وہ تبدیلی نہیں کریں گے۔ آنے والے مصائب کا ہم ہرگز مقابلہ نہیں کر سکیں گے ؞

اس کے بعد حضور نے اپنے ایک

رویاء کا ذکر

فرمایا۔ جو چند ہی دن ہوئے حضور نے دیکھا تھا۔ اور جس میں جماعت پر بعض ابتلاؤں کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ پھر فرمایا حقیقت یہ ہے۔ کہ جب کبھی انبیاء کی جماعتیں کھڑی ہوئی ہیں۔ وہ کبھی اس طرح کمال کو نہیں پہونچیں۔ جس طرح ہم کام کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح ناصری کی قوم نے ترقی کی۔ اور بہت بڑی ترقی کی۔ مگر ان عظیم الشان قربانیوں کے بعد جو ابھی تک ہماری جماعت بھی پیش نہیں کر سکی۔ جس طرح آجکل ہماری جماعت کے افراد کو لوگ مرزائی کہتے ہیں۔ اسی طرح بعض پرانی تاریخوں سے ثابت ہوا ہے۔ کہ

حضرت مسیح کے ماننے والوں کو

لوگ فقیر کہا کرتے تھے۔ گویا انہوں نے اتنی قربانیاں کیں۔ کہ لوگوں نے ان کا نام ہی فقیر رکھ دیا۔ ہمارے مبلغ بعض دفعہ تقریر کے لئے جب کھڑے ہوتے ہیں تو کہنا شروع کر دیتے ہیں حضرت عیسےٰ کے ساتھیوں کا کیا پوچھتے ہو۔ ان میں سے ایک نے حضرت مسیح پر لعنت کی۔ باقی سب بھاگ گئے۔ اور کوئی بھی حضرت مسیح کے ساتھ نہ رہا۔ مگر وہ ان عظیم الشان قربانیوں کو بھول جاتے ہیں۔ جو بعد میں حضرت مسیح کے حواریوں نے کیں دیکھو وہی پطرس جس نے کہا تھا۔ کہ میں مسیح پر لعنت کرتا ہوں۔ وہی پطرس روم میں پھانسی پر لٹکایا جاتا ہے۔ اور جب وہ تختۂ پھانسی کی طرف بڑھتا ہے۔ تو اسے بوسہ دیتا اور کہتا ہے۔ کہ یہ

میری نجات کا ذریعہ

ہے۔ تو ہم اس قسم کی مثال دے کر اپنے نفس کو دھوکہ دیتے ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس قسم کے واقعات کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کے مقابلہ کرتے ہوئے بیان کیا ہے الگ بیان نہیں کیا ؞

پس ہماری جماعت کو یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ

بغیر قربانیوں کے

وہ کامیاب ہو جائیں گے۔ تو ان سے زیادہ پاگل اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اور ان کی مثال بالکل اس بے وقوف کی سی ہوگی۔ جس کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ وہ ایک لڑائی میں شامل ہوا۔ تو اسے کوئی تیر آ لگا۔ وہ چونکہ بزدل تھا۔ اس لئے میدان سے بھاگا۔ مگر خون بھی پونچھتا جائے۔ اور بے اختیار یہ بھی کہتا جائے۔ کہ یا اللہ یہ خواب ہی ہووے۔ حالانکہ یہ خواب کس طرح ہو سکتا تھا۔

اسی طرح یہ

خدا کی سنت

ہے۔ کہ جب کبھی نبی کی جماعت دنیا میں قائم ہوتی ہے۔ اُسے خطرناک مصائب برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ اور چکی کے دو پاٹوں میں اسے پیسا جاتا ہے۔ تب اُسے وہ زندگی ملتی ہے جس پر فنا نہیں۔ اور درحقیقت موت کے بعد جو زندگی ملتی ہے وہی ابدی ہوتی ہے۔ پس یہ مشکلات جو عارضی ہیں بے شک ان کو بھی اپنے سامنے رکھو۔ مگر یہ بھی یاد رکھو کہ

تم ایک نبی کی جماعت ہو

پس جس طرح پہلی جماعتوں کو مشکلات پیش آئیں۔ اسی طرح ضروری ہے۔ کہ تم پر بھی مشکلات آئیں۔ تمہیں بھی ہجرتیں کرنی پڑیں گی۔ تمہیں بھی قید خانوں میں عمریں گزارنی پڑیں گی۔ تمہیں بھی تلواریں اپنی گردنوں پر رکھنی پڑیں گی لوگ تمہیں بھی آروں سے چیریں گے۔ لوگ تمہیں بھی آگ میں ڈالیں گے۔ اور تمہاری بیخ کنی اور استیصال کے لئے ہر قسم کی کوششیں کریں گے اس لئے ضروری ہے کہ ابھی سے ان مشکلات کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور اپنی

مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت میں داخلہ

تمام احمدی احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت کا قائم رکھنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے منظور فرما لیا ہے۔ اس لئے تمام وہ اصحاب جو اپنے بچوں کو مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت میں داخل کرانا چاہتے ہیں۔ وہ فی الفور انہیں اس مدرسہ میں داخل کرا دیں۔ داخلہ کے لئے آخری تاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۳۸ء ہے اس کے بعد داخلہ بند ہو جائے گا۔ مدرسہ احمدیہ کے داخلہ کے لئے کم از کم پرائمری پاس ہونا ضروری ہے ؞

ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

اہلِ تدبر کیلئے نہایت ضروری اور قابلِ غور نکتہ

میں نے آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبۂ جمعہ فرمودہ یکم اپریل ۱۹۳۸ء الفضل میں پڑھا۔ جس میں حضور نے حضرت طلحہ رضؓ کا واقعہ بیان فرمایا ہے کہ جنگِ اُحد میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرہ مبارک کے سامنے دشمن کے تیروں کو روکنے کے لئے انہوں نے اپنا بازو حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مونہہ کے آگے کر دیا۔ بازو پر اس قدر تیر لگے۔ کہ حضرت طلحہ رضؓ کا بازو شل ہو گیا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ کہ اس واقعہ میں کتنا عظیم الشان سبق پنہاں ہے۔ اور وہ یہ کہ حضرت طلحہ رضؓ نے محض اس لئے کہ ان کا ہاتھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرہ مبارک کی حفاظت کر رہا تھا۔ اسے نہ ہلایا۔ اسی طرح اگر احمدی جماعت کا ہر فرد یہ احساس پیدا کر لے۔ کہ اس کے ذمہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یا بالفاظِ دیگر اسلام کے چہرہ کی حفاظت ہے۔ تو پھر یہ احساس ہر احمدی کو ایک مضبوط چٹان بنا دے گا:۔

مجھے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ان الفاظ سے اس قدر لطف حاصل ہوا۔ کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ میں نے بار بار ان الفاظ کو پڑھا۔ میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ جماعت کو بیدار کرنے اور مغزِ اسلام کو بیان کرنے کی طاقت بجز تائید الٰہی کے ہر ایک کو نہیں ہوتی واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ کے اصل کے ماتحت۔ اللہ تعالےٰ اپنے علوم کے خزانوں میں سے اس انسان کو حقیقی علم عطا کرتا ہے۔ جو اتقا کی باریک راہوں پر قدم مارتا ہے۔ اور ساتھ ہی مجھ کو یہ خیال آیا۔ کہ دیگر ہزاروں باتوں کو چھوڑ کر اگر اس بات کو ہی لے لیا جائے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر علوم ظاہری و باطنی کے جو دروازے کھولے ہیں۔ تو یہی ایک بات غور کرنے والوں کے لئے اس امر کا یقینی ثبوت ہے۔ کہ حضور درحقیقت خدا تعالےٰ کے ہی مقرر کردہ خلیفہ ہیں اور جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بشارات ہو چکی ہیں

پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سالانہ جلسوں پر متعدد مرتبہ فرما چکے ہیں۔ کہ لمبی بحثوں میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ حق و باطل کے فیصلہ کے لئے یہی معیار کافی ہے کہ لایمسہ الا المطہرون کے ماتحت چونکہ قرآنی مطالب و نکات بجز خدا کے ہاتھ سے پاک کئے ہوئے انسان کے اور کسی پر نہیں کھلتے۔ یہ کیا جائے۔ کہ قرآنِ مجید کی کوئی سورت۔ بلکہ وہ سورۃ جن کی نسبت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے امیر جماعت غیر مبائعین لاہور کو یقین ہو۔ کہ وہ اس کے معانی بیان کرنے پر پوری قدرت رکھتے ہوں منتخب کر لی جائے۔ اور لوگوں کے کثیر مجمع میں اس انتخاب کردہ سورۃ کے معانی و نکات مدلل طور پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور مولوی صاحب لکھیں۔ اور ہر دو تحریریں کسی اعلےٰ پایہ کے دو تین علماء کے سپرد کر دی جائیں۔ جو ان ہر دو معانی و مدلل نکاتِ قرآن تحریر کردہ پر اپنا فیصلہ دیں۔ اس سے دُنیا پر ظاہر ہو جائے گا۔ کہ کس کے ساتھ فی الواقعہ اللہ تعالےٰ کی تائید ہے۔ یہ کیسا آسان اور اعلےٰ درجہ کا فیصلہ کُن معیار ہے مگر مولوی محمد علی صاحب کو تو باوجودیکہ کئی سال سے یہ چیلنج دیا جا رہا ہے ہرگز ہرگز اس بات کا حوصلہ نہیں پڑتا۔ اور نہ ہی پڑ سکتا ہے۔ کہ وہ اس چیلنج کو قبول کر کے مخلوقِ خدا پر سچائی کا اظہار ہونے دیں۔ کیونکہ یہی طریق سچ اور جھوٹ کے پرکھنے کا ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔ ورنہ خدا تعالےٰ جس کی ذات اس عالم میں پردۂ غیب میں ہے آسمان سے تلوار ہاتھ میں لے کر ایسے اشخاص کو جو راستی کے دشمن ہوں۔ ان کی گردن روزِ روشن میں دُنیا کے لوگوں کے سامنے نہیں اڑایا کرتا ہاں علم یا دیگر نشانات کا حسبِ ضرورت و موقعہ ابتدائے دُنیا سے آج تک معجزہ انبیاء علیہم السلام اور اُن کے جانشین و صلحاء کے ہاتھ پر روحانی سلسلوں کی حقانیت کے ثبوت کیواسطے ظاہر فرماتا رہا ہے۔ کہ جس سے غور و فکر کرنے والے متلاشیِ حق فائدہ اٹھا لیتے ہیں:۔

اس جگہ یہ بات بھی قابلِ اظہار ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان کردہ تفسیر قرآن یا دیگر مشہور تفاسیر قرآنی میں سے نوٹ اکٹھے کر کے فروخت کی غرض سے انگریزی زبان میں ترجمہ کر کے قرآنِ مجید کا طبع کر دینا تو کوئی معنی نہیں رکھتا کیونکہ یہ کام تو ایسا آدمی جس کا خدا تعالےٰ پر بھی ایمان نہ ہو۔ بلکہ غیر مسلم ذی علم۔ یعنی جو مذہبی کتب کا مطالعہ رکھتا ہو۔ وہ اس کام کو یعنی انگریزی میں قرآن کا ترجمہ معہ حواشی (جو مختلف کتب سے جمع کئے گئے ہوں) عمدگی سے سرانجام دے سکتا ہے۔ گویا یہ ہرگز کوئی بڑی بات نہیں:۔

امید ہے۔ کہ میری اس مختصر سی تجویز پر مولوی صاحب موصوف۔ یا ان کے معتقدین میں سے کوئی صاحب ضرور از راہ انصاف غور کریں گے۔ تا کہ وہ صحیح نتیجہ پر پہونچ سکیں:۔

خاکسار عبد المجید خان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ریٹائرڈ۔ کپور تھلہ

اصل مجرم وہی ہے جو ناقابلِ برداشت اشتعال دلاتا ہے

کسی کے مذہبی بزرگوں کی ہتک کرنا اور مذہبی جذبات کو بھڑکانا ایک ایسا ناروا فعل ہے کہ جس کے نتائج نہایت ہولناک رونما ہوتے ہیں۔ کیونکہ کوئی نہ کوئی اس درجہ مشتعل ہو جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے آپے میں نہیں رہتا اور جو کچھ نہ کرنا چاہیے۔ وہ کر گزرتا ہے۔ قانون اسے معذور قرار دے یا نہ دے۔ لیکن عقل یہی کہتی ہے۔ کہ اصل مجرم وہی ہے جس نے کسی کے مذہبی جذبات کو ناقابلِ برداشت ٹھیس لگائی۔ اسی اصل کو پیش نظر رکھتے ہوئے اخبار "زمیندار" (۱۰۔ اپریل) مہاشہ راجپال کے متعلق "جوابِ پرتاپ" لکھتا ہے:۔

"اگر ہمسایہ قوم کے جذبات کے ساتھ کھیلنے۔ ان کے دلوں کے ٹکڑے اڑانے اور ان کے بزرگوں کی توہین کرنے۔ اور اس کی پاداش میں کسی جوشیلے نوجوان کے ہاتھوں سے قتل ہو جانے کا نام بلیدان اور قربانی ہے۔ تو ہر وہ شخص جو اخلاق و شرافت کا خون کرتا ہے اور پھر اسی کی پاداش میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ قومی ہیرو ہونا چاہیئے۔ یعنی ہر ڈاکو۔ ہر مجرم ہر مغوی۔ اور ہر بدکار قومی ہیرو ہے۔ اور ہر وہ بدنصیب انسان جس نے اپنے جرائم کی بنا پر پھانسی کا رسہ اپنے گلے میں ڈالا ہے۔ شہید اور بلی ہے۔

مہاشہ راجپال کی حیثیت بھی اس لحاظ سے ان مجرموں سے قطعاً ممیز نہیں ہے۔ جو دنیا میں اخلاقی جرائم کی بنا پر اپنے ہمسایوں کے اشتعال کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور نہ اس کی موت کسی شریف قوم کے لئے قابلِ فخر ہے۔ اور نہ کسی شریف انسان کے لئے موجب اعزاز۔ لیکن یہ بدنصیب ہندوستان کی بدنصیبیوں میں سے سب سے بڑی بدنصیبی ہے۔ کہ ہمسایہ فرقوں کی دل آزاری کرنے والا جب موت کا شکار ہوتا ہے۔ تو اس پر فخر کرنے والے بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو نہ صرف اپنے گھر کی چار دیواری میں بیٹھ کر اس پر فخر کرتے ہیں

ختم نبوّت کا صحیح مفہوم

مولوی محمد قاسم صاحب بانیٔ مدرسہ دیوبند تحریر فرماتے ہیں:

"نیز یہ بھی ملحوظ رہے۔ کہ لفظ خاتم النبیین سے یہ بات بالتیقین سمجھنی ضروری ہے۔ کہ عالم میں اس زمین میں کوئی نبی ہو یا کسی اور زمین میں سب آفتاب ذات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح مستفید ہیں جیسے آفتاب سے آئینہ مستنیر یا نیرات افلاک یا ذرات خاک یعنی جیسے در و دیوار مقابل آئینہ مستنیرہ کے نور معدن کے تجسس کرتے ہیں۔ تو فرض کرو آئینہ پر نظر پڑتی ہے اس کے نور کے بعد معدن کو ڈھونڈتی ہے۔ تو آفتاب تک پہونچتے ہیں۔ اور پھر آفتاب پر سیر ختم ہو جاتی ہے یہ نہیں کہہ سکتے کہ آفتاب کا نور کہیں اور سے اسی طرح آیا ہے۔ ایسے ہی اور انبیاء کی نبوت تو آپ کی نبوت کا پرتو ہے۔ پر آپ کی نبوت پر قصہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور اس بات کو آپ کے دین کا ناسخ الادیان ہونا اسی طرح لازم ہے۔ جیسے آفتاب کے نور کا اور انوار کو محو کر دینا یا کھیتی میں مال کا سب میں پیچھے ظاہر ہونا اس بات کی تحقیق زیادہ مطلوب ہو تو رسالہ تحذیر الناس مولفہ احقر مطبع صدیقی بریلی سے منگوا کر دیکھئے۔ اس وقت اور نبیوں میں جو انبیاء آپ کے مشابہ ہوں گے۔ ان کی شباہت ایسی ہوگی۔ جیسے عکس آفتاب جو آئینہ ہوتا ہے ہو بہو آفتاب کے مشابہ ہوتا ہے۔ اور پھر سب جانتے ہیں۔ کہ آفتاب اصل ہے۔ اور عکس آفتاب اسی کا پرتو اور نیز یہ بھی ملحوظ خاطر رکھنا چاہیئے۔ کہ جیسے آگ کو دیکھ کر حرارت کی نسبت بھی یقین ہو جاتا ہے۔ اسی طرح حرارت کو کہیں پا کر آگ کا یقین کم فہمی کی نشانی ہے یہ جدی بات رہی۔ کہ حرارت کے لئے جیسے آفتاب سبب ہو سکتا ہے ایسے ہی آگ بھی سبب ہو سکتی ہے"

(تصفیۃ العقائد خطوط بنام سر سید احمد خان صاحب صفحہ ۳۰-۳۱)

علماء دیوبند و دیگر علماء کی خدمت میں جو مولوی محمد قاسم صاحب کو اپنا بزرگ اور جید عالم تسلیم کرتے ہیں۔ مؤدبانہ درخواست ہے کہ وہ ان معانی کو قبول کریں۔ جو جناب مولوی صاحب نے کئے ہیں۔ مولوی صاحب نے خاتم النبیین کے معنی یہ نہیں کئے کہ نبیوں کے سلسلہ کو بند کر دینے والا ہے بلکہ یہ معنے کئے ہیں۔ کہ جس سے دوسروں کو فیض نبوت پہونچے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"عالم میں اس زمین میں کوئی نبی ہو یا کسی اور زمین میں سب آفتاب ذات محمدی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مستفید ہیں۔ ایسے ہی اور انبیاء کی نبوت تو آپ کی نبوت کا پرتو ہے"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی نبوت کو اسی قسم کی نبوت قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئی ہیں۔ مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے۔ یعنی فنافی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے۔ اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے۔ جو نبوت محمدیہ کی چادر ہے"

(ایک غلطی کا ازالہ)

پس یہی معنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور یہی معنے آپ کی شان اقدس کے شایاں ہیں۔ کیونکہ ان میں حضور پرنور کی مدح و تعریف پائی جاتی ہے۔ اور یہ معنے کرنا کہ آپ کے وجود باجود کی تشریف آوری کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ اب آئندہ کے لئے خلق خدا اس روحانی فیض یعنی نبوت سے محروم ہو گئی۔ یہ زیب نہیں دیتے۔ اور مولوی صاحب نے جو تحذیر الناس کا ذکر کیا ہے۔ اس کے صفحہ ۳ پر فرماتے ہیں:۔

"اول معنے خاتم النبیین کے معلوم کرنے چاہئیں۔ تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو۔ سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنے ہے۔ کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا۔ کہ تقدم و تاخر زمانی میں کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے"

پھر عوام کے غلط خیال کی تردید کرتے ہوئے خاتم النبیین کی وضاحت میں اسی کتاب کے صفحہ ۲۸ پر فرماتے ہیں:۔

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو۔ تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"

یہی معنے ہیں جن پر جماعت احمدیہ ایمان رکھتی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض سے مقام نبوت آپ کے متبعین میں سے جس کو اللہ تعالےٰ چاہے گا عنایت فرماتا رہے گا۔ جیسا کہ اس زمانہ میں بھی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مقام نبوت سے مستفید فرمایا۔ جیسا کہ حضور اپنا ایک الہام درج کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"یلقی الروح علٰی من یشاء من عبادہٖ۔ کل برکۃٍ من محمد صلے اللہ علیہ وسلم فتبارک من علّم وتعلّم۔ جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے۔ اپنی روح ڈالتا ہے۔ یعنی منصب نبوت بخشتا ہے۔ اور یہ تو تمام برکت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔ پس بہت برکت والا ہے جس نے اس بندہ یعنی مسیح موعود علیہ السلام کو تعلیم دی۔ اور بہت برکتوں والا ہے جس نے تعلیم پائی"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۵ و صفحہ ۹۶)

پس مبارک ہیں وے جو دل میں یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان و برکت تاقیامت جاری ہے۔ اور اپنے اس عقیدہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کمال روحانیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دراصل اسی فیضان سے حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مقام نبوت حاصل ہوا۔

خاکسار

عبد الرحمٰن ایل۔ ایم۔ پی۔ موگا

فرقہ وارانہ فسادات اور ان کا حل

اخبار "ٹریبیون" میں مختصر روئداد

لاہور کے معزز انگریزی اخبار "ٹریبیون" نے اپنے ایک گذشتہ پرچہ میں مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب جالندھری کے اس لیکچر کی مختصر رپورٹ درج کی ہے۔ جو انہوں نے چند دن ہوئے وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال لاہور میں دیا ٹریبیون کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔

وائی ایم۔ سی۔ اے ہال میں مولوی ابوالعطاء جالندھری نے "فرقہ وار فسادات اور ان کا حل" کے موضوع پر لیکچر دیا لیکچر کے دوران میں حاضرین نے بار بار نعرہ ہائے تحسین بلند کئے۔ صاحب صدر پروفیسر رچی رام ساہنی نے حاضرین سے کہا۔ کہ اگر وہ چاہیں تو نعرہ ہائے تحسین بلند کر کے تقریر کے متعلق اپنی خوشی کا اظہار کریں۔ چنانچہ اس کے جواب میں حاضرین نے اظہار مسرت کے لئے پُرزور نعرہ ہائے تحسین بلند کئے۔

صاحب صدر کی تقریر

یہ جلسہ احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کے زیر اہتمام منعقد کیا گیا۔ پروفیسر رُچی رام صاحب ساہنی نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے کہا۔ انتہائی مصروفیت کے باوجود میں نے ضروری سمجھا۔ کہ اس جلسہ میں شرکت اختیار کروں۔ کیونکہ میرے نزدیک ملک میں لوگوں کے اتحاد سے بڑھ کر قابل قدر اور کوئی چیز نہیں آپ نے جماعت احمدیہ کو خراج تحسین ادا کیا۔ اور کہا مجھے اس بات کا فخر ہے کہ بہت سے احمدی اصحاب میرے گہرے دوست ہیں۔ نیز کہا کہ میں ان کی قدر کرتا ہوں۔ کیونکہ وہ ہندو مسلم اتحاد کے لئے کوشاں ہیں۔ اس کے بعد آپ نے ابوالعطاء صاحب کا جو کہ بڑے اور مشہور عالم ہیں۔ حاضرین سے تعارف کرایا۔

مولوی ابوالعطاء صاحب کی تقریر

مولوی صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ یہ بات بڑے افسوس کا موجب ہے۔ کہ ترقی کی دوڑ میں ہندوستان دوسرے ملکوں سے پیچھے ہے۔ اس کی وجہ وہ افسوسناک اختلافات ہیں۔ جو اس ملک میں بسنے والی مختلف جماعتوں کے درمیان پائے جاتے ہیں۔ یہ اختلافات تمدن۔ مذہب اور زبان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان اختلافات کی موجودگی سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن ہمیں چاہئیے۔ کہ اختلافات کو ایک حد کے اندر محدود رکھیں۔ اور انہیں اس امر کی اجازت نہ دیں۔ کہ وہ ہماری ساری زندگی پر اثر انداز ہو سکیں اختلاف کے باوجود ہمیں یہ سیکھنا چاہئیے کہ ہم کیونکر باہم اتفاق و اتحاد سے رہ سکتے ہیں۔ ہندوستان کے باہر کوئی ہندوستانی۔ پنجابی یا بنگالی نہیں کہلاتا۔ بلکہ وہ ہندوستانی ہی سمجھا جاتا ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا۔ جب خدا تعالےٰ نے اپنے بندوں کو اس بات کی آزادی دے رکھی ہے کہ وہ جو مذہب چاہیں۔ اختیار کریں تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہم اپنے دوسرے بھائیوں کے ساتھ جو کسی اور مذہب کے پیرو ہوں رواداری سے پیش آئیں۔ اسی ضمن میں آپ نے مذہبی رواداری کی تلقین کی۔ اور کہا مذہب کے خلاف جذبہ روز بروز بڑھ رہا ہے۔ اور بہت لوگ یہ خیال کرنے لگ گئے ہیں۔ کہ مذہب ہی دنیا کی مشکلات کا ذمہ دار ہے۔ لیکن حقیقت میں یہ بات درست نہیں۔ آپ نے اس کی تردید کرتے ہوئے مختلف مذاہب کے رہنماؤں سے اپیل کی۔ کہ وہ ایسا طرز عمل اختیار کریں۔ جس سے اس قسم کے خیالات کو پنپنے کا موقع ہی نہ مل سکے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا۔ اگر ہندو یہ تہیہ کر لیں۔ کہ وہ ویدوں پر صحیح معنوں میں عمل کریں گے مسلمان یہ فیصلہ کر لیں۔ کہ وہ قرآن کریم کے احکام کی پوری پوری پیروی کرینگے اس طرح سکھ یہ قرار دے لیں۔ کہ وہ گرنتھ صاحب کی تعلیم پر عمل کرینگے تو ہندوستان پھر ایک دفعہ جنت کی شکل میں تبدیل ہو سکتا ہے۔

اسلام تمام مذہبی پیشواؤں اور انبیاء کی عزت و تکریم کا حکم دیتا ہے۔ اس سے بھی بڑھکر اسلام نے مسلمانوں کو یہ حکم دے رکھا ہے۔ کہ تمام مذاہب کے معابد کا احترام کیا جائے کیونکہ وہاں بھی خدا کی پرستش کی جاتی ہے۔ اور فی الحقیقت مسجدیں۔ مندر اور گوردوارے مختلف ناموں کے ماتحت ایک ہی خدا کی عبادتگاہیں ہیں۔

حضرت عمرؓ کی مثال دیتے ہوئے معزز مقرر نے کہا حضرت عمرؓ نے ایک گرجا میں نماز ادا کرنے پر آمادگی کا اظہار کرتے ہوئے وہاں نماز ادا نہ کی تا ایسا نہ ہو ان کی وفات کے بعد ان کے متبعین میں سے کوئی شخص صرف اس بنا پر اس گرجا کی ملکیت کا دعویدار بن جائے۔ کہ حضرت عمرؓ نے وہاں ایک دفعہ نماز ادا کی تھی۔

معزز مقرر نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ فرقہ وار کشیدگی کو دور کرنے کا ایک طریق یہ بھی ہے۔ کہ مذہبی تیوہار ایسے طور پر منائے جائیں کہ ہمسایہ کے مذہبی جذبات کو ٹھیس نہ لگے جو لوگ اپنے معابد کے سامنے باجہ بجنے کو قابل اعتراض سمجھتے ہیں۔ وہ صحیح عبادت گذار نہیں۔ کیونکہ جو شخص قابل توجہ اور حضوری قلب کے ساتھ خدا تعالےٰ کی عبادت کرتا ہے۔ باجہ اس کی عبادت میں مخل نہیں ہو سکتا تاہم اگر عبادت گاہوں کے سامنے باجا بجانے سے پرہیز کیا جائے۔ تو اس سے بھی بہت بڑا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔

اس کے بعد مولوی صاحب نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ بے انصافی کے خلاف جہاد کرنے کے لئے تمام مذاہب کی ایک لیگ بنائی جائے فرقہ وار اتحاد کے لئے بہترین طریق یہ ہے۔ کہ برائی جہاں بھی ہو۔ اور کسی برے فعل کا مرتکب خواہ کسی کے ہم مذہبوں میں سے کیوں نہ ہو اس کی مذمت کی جائے۔

آخر میں مولوی صاحب نے کہا۔ آؤ ہم یہ فیصلہ کر لیں۔ کہ ہر وہ فعل بد جو خواہ کسی سے سرزد ہو۔ اس کی مذمت کریں گے۔ اور اس امر کی پرواہ نہیں کریں گے۔ کہ اس کا مرتکب کون ہے۔ اور کس حیثیت کا مالک ہے۔"

حفظانِ صحت

ملیریا سے بچنے کیلئے کیا کرنا چاہیئے

دنیا میں سب سے زیادہ عالی شان یادگار وہ ہے۔ جو اہل فرانس نے نپولین کے اعزاز میں پیرس میں تعمیر کی۔ اس کے قریب ہی ایک دوسری یادگار بھی ہے۔ جو ایسے دو آدمیوں کی یاد میں تعمیر کی گئی جنہوں نے شہنشاہ فرانس سے کہیں بڑھ کر دنیا کو فائدہ پہنچایا۔

یہ مجسمہ بولیوارد سینٹ مچل میں تعمیر کیا گیا ہے۔ دو فرانسیسی کیمیادان پیلے تیئر اور سیوانتو کی یاد تازہ کرتا ہے۔ ستمبر سنہ ۱۸۲۰ء میں ان ماہرین سائنس نے ایک ایسا انکشاف کیا۔ جس سے ان لوگوں کی تعداد سے جو نپولین کی جنگوں میں ہلاک ہوئی۔ زیادہ لوگوں کی جانیں بچ گئیں۔

سنہ ۱۸۲۰ء سے قبل کونین کو کوئی نہیں جانتا تھا۔ اور ملیریا کا علاج نہایت مشکل اور بسا اوقات مایوس کن ثابت ہوتا تھا۔ بیماروں کو کسی قسم کے اندازہ کے بغیر سنکونا کی کڑوی چھال کی خوراکیں دی جاتیں۔ جس سے کوئی شخص صحیح طور پر یہ نہیں بتا سکتا تھا۔ کہ بیمار کو چھال کے اصل جوہر کی کتنی مقدار دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں جن لوگوں کو یہ دوا دی جاتی۔ وہ ہمیشہ صحتیاب بھی نہیں ہوتے تھے۔ غرض تمام دنیا کو کسی بہتر اور عمدہ علاج کی سخت ضرورت تھی۔ کیونکہ خطوط خط استوا اور سرطان کے علاقوں میں لاکھوں انسان ملیریا سے ہلاک ہو جاتے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں بھی جنوب مشرقی ریاستوں کے لوگوں میں اس مرض سے سخت تباہی آتی۔

ان دو ماہرین سائنس نے سنکونا کی چھال کے متعلق تحقیق و تدقیق کی۔ آخر لمبے اور تفصیلی تجربوں کے بعد انہوں نے ۱۱ ستمبر سنہ ۱۸۲۰ء کو اعلان کیا کہ انہوں نے ایک ایسی چیز دریافت کی ہے۔ جسے وہ کونین کہتے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے تمام دنیا پر وہ طریق ظاہر کر دیا۔ جس سے ہر کیمسٹ سنکونا کی چھال سے کونین تیار کر سکتا ہے۔

اس انکشاف سے لاکھوں انسانوں کی زندگیوں میں ایک تبدیلی واقع ہو گئی۔ چنانچہ انہی ماہرین کی مساعی کا نتیجہ ہے۔ کہ آج ہم دنیا کے ہر حصہ میں ہر دوا فروش کی دکان سے چند پیسوں میں ایک ایسی دوائی خرید لیتے ہیں جو اس بیماری کا یقینی علاج ہے۔

لیگ آف نیشنز کا ملیریا کمیشن اس امر کی سفارش کرتا ہے۔ کہ حفظ ماتقدم کے طور پر ملیریا کے دنوں میں ہر روز ۶ گرین کی ایک خوراک کھا لی جائے۔ اور علاج کے لئے پانچ سے سات دن تک ۱۵ سے ۲۰ گرین تک روزانہ ایک خوراک کھانی چاہیئے۔ اس کے بعد کے علاج نظر انداز کئے گئے ہیں۔ لیکن بیماری کے عود کرنے کی صورت میں پھر یہی علاج کیا جائیگا۔

پیلے تیئر اور سیوانتو ایسے مفید خلائق لوگوں کو مجسموں کی کوئی ضرورت نہیں لیکن دنیا نے ان کی یادگار تعمیر کرنا ضروری سمجھا۔ چنانچہ یہ یادگار عوام کے چندوں سے تعمیر کی گئی۔

لیگ آف نیشنز کا ملیریا کمیشن

جلسہ سالانہ احمدیہ گرلز مڈل سکول سیالکوٹ شہر

۳ر اپریل ۴ بجے بعد دوپہر احمدیہ گرلز مڈل سکول سیالکوٹ کا زیر عنوان سالانہ اجلاس بصدارت پریذیڈنٹ سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد سیدہ رفعت صاحبہ نے "عربی تعلیم کی ضرورت" پر تقریر فرمائی۔ بعد ازاں سکول کی طالبات جماعت مڈل نے اپنے مضامین سنائے۔ اس کے علاوہ احمدیہ سکول کی پرانی طالبات میں سے سیدہ مسرت سیدہ، امۃ السلام اور مبارکہ بیگم نے صداقت مسیح موعودؑ اور وفات مسیح ناصریؑ بعثت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی برکات۔ کرشن بھگوان کی آمد ثانی پر تقاریر کیں۔ بعد ازاں محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ نے سورۃ فاتحہ" اور سورۃ والعصر کی تفسیر کی آخر میں خاکسار سیکرٹری لجنہ اماء اللہ نے گذشتہ سال کی رپورٹ پڑھی۔ پھر وہ لڑکیاں جو دینیات میں اول۔ دوئم۔ اور سوئم رہیں۔ ان کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ نیز محترمہ امۃ الحی صاحبہ ممبر لجنہ نے دینیات میں اول دوئم اور سوئم رہنے والی اور مناظرہ میں مڈل اور ثانی جواب دینے والی لڑکیوں کو انعام تقسیم کئے۔ حاضری کافی تھی۔ جن میں غیر احمدی اور ہندو مستورات بھی تھیں

سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر

حیدر آباد کے فساد کے خلاف متفقہ آواز

بلدیہ حیدر آباد دکن و جملہ ارکان مجلس بلدیہ اور ممبر مجلگان کا ایک جلسہ صورت حال پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا تھا۔ جس میں ہندو مسلم اور سکھ اصحاب شریک تھے اس جلسہ نے [illegible] ذیل تحریک باتفاق آراء منظور کی۔

"ہم نمائندگان شہر بالاتفاق اس امر کا اعلان کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ گذشتہ چار یوم میں جو ناخوشگوار اور قابل افسوس واقعات ہمارے شہر میں معرض وقوع میں آئے ہیں۔ وہ درحقیقت ہم حیدر آبادی ہندوؤں اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ اور غالباً بعض چند اشرار کی ریشہ دوانیوں اور چند جہلاء کے بھڑک اٹھنے سے رونما ہوئے۔ اور ہم حیدر آبادی ان کو نفرت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور ہم یہ تصفیہ کرتے ہیں۔ کہ آئندہ ہم ایسے ناخوشگوار واقعات کے نہ پیش آنے کے لئے ہر محلہ میں ایسی کمیٹیاں ترتیب دینگے جن میں ہم حیدر آبادی ہندو اور مسلمان ایسے اشرار سے اپنے شہر کو پاک کرنے کی ممکنہ سعی کریں گے۔ اور ہم اپنے ہندو اور مسلم بھائیوں اور بہنوں کی حفاظت اور امن کے لئے اپنی انتہائی کوشش کریں گے۔ ہم میں سے جو ہندو ہونگے وہ اپنے مسلمان بھائیوں اور ان کے ناموس کی حفاظت کے لئے اور ہم میں سے جو مسلم ہونگے وہ اپنے ہندو بھائیوں اور ان کے ناموس کی حفاظت کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بھی بہانے کے لئے تیار ہونگے ہم اپنے ہندو مسلم حیدر آبادی مخلصانہ تعلقات اور سچی برادری اور اپنے وطن اور اپنے بادشاہ کے ساتھ اپنے وفاشعارانہ جذبات کو چند اشرار اور جہلاء کی کارروائیوں سے داغدار بنانا نہیں چاہتے اور یہ روایات ہم حیدر آبادیوں کی خاص روایات ہیں اور ان کی حفاظت اور پرورش ہمارے ذمہ ہے۔ اور ہم علانیہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ وہ اشخاص جو ہمارے اس عزم کی تکمیل میں قولاً۔ فعلاً یا عملاً حائل ہونگے ان کو ہم اپنے عزیز وطن اور اپنے بادشاہ ظل اللہ کے دشمن تصور کریں گے جو قومی عزت کے ایک دشمن کے ساتھ کیا جانا چاہیئے۔

امام کا مقام اور عربی لغت

(از جناب ڈاکٹر چوہدری شاہ نواز خاں صاحب ممگاڈی افریقہ)

عربی لغت میں ایک خاص خوبی یہ ہے۔ جو اس کو دوسری زبانوں سے ممتاز کرتی ہے۔ اور جو اس کے الہامی زبان اور ام الالسنہ ہونے کا ایک ثبوت ہے کہ اس کے الفاظ کے اندر ہی اس کی حکمت اور کوئی ازلی صداقت مخفی ہوتی ہے۔ جس سے اس لفظ کی حقیقت پر بخوبی روشنی پڑ سکتی ہے۔ اس کے ثبوت میں عربی کے سینکڑوں الفاظ پیش کئے جا سکتے ہیں۔ جن میں سے چند ایک بطور مثال اس وقت عرض کرتا ہوں۔ جو عاجز نے اپنے ذوق کے مطابق جمع کئے ہیں۔ مثلاً عربی میں دل کو قلب کہتے ہیں۔ اردو میں دل کے کوئی معنے نہیں۔ مگر عربی لفظ قلب نہ صرف دل کا نام ہے۔ بلکہ وہ اس کا فعل بھی ساتھ ہی بتا رہا ہے۔ کہ دل کا کام خون کو پھیرنا ہے۔ گویا ایک لفظ سے ہی عربی نے آج سے ہزاروں لاکھوں سال قبل ڈاکٹر ہاروے (HARVEY) کا دورانِ خون کا نظریہ دنیا کو بتا دیا۔

بعض دفعہ ایک لفظ کو مخفف کر کے بولا جاتا ہے۔ مگر اصل الفاظ جن کا وہ مجموعہ ہوتا ہے۔ پُرحکمت ہوتے ہیں۔ اور اس کی حقیقت کو واضح کر رہے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم کے مقطعات الٓمٓ، الٓمٓرٰ وغیرہ ہیں۔ اسی ذیل میں دو ایک اور مثالیں بھی عرض کرتا ہوں۔ عربی میں داتن کو مسواک کہتے ہیں اب لفظ سواک اصل میں لفظ سوّاک ہے۔ یعنی تجھکو ٹھیک ٹھاک (تندرست) بنایا۔ یعنی مسواک انسان کی تندرستی کا موجب ہے۔ اسی طرح لفظ ذبح ہے یہ اصل میں دو الفاظ ذب اور حیات کا مخفف ہے۔ جس کے معنے ہیں حیات کا مٹانا۔

غرضیکہ اسی طرح کی کئی مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ جو صاحب ذوق خود نکال سکتے ہیں۔ اس وقت بندہ لفظ امام کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہے۔ جو میرا اصل موضوع ہے۔

واضح ہو کہ لفظ امام کے تین معنی ہیں۔ جو امام کے مقام کو بخوبی واضح کر دیتے ہیں۔ اور معترضین کا جواب یہ لفظ خود ہی دے دیتا ہے۔

(۱) امام۔ شاقول کو بھی کہتے ہیں۔ یعنی وہ دھاگہ جس سے معمار دیوار کی کجی معلوم کرتا ہے۔ اور حسب ضرورت اس کو سیدھا کرتا رہتا ہے۔ اکثر احباب نے دیکھا ہوگا۔ کہ معماروں کے پاس ایک لوہے کا وزن ہوتا ہے۔ جس کے ساتھ لمبا ڈورا ہوتا ہے۔ یہی شاقول ہے۔ جس کو عربی میں امام کہتے ہیں۔ یہ ایک لطیف مشابہت ہے۔ جو امام قوم اور شاقول میں پائی جاتی ہے جس طرح شاقول خود ہمیشہ سیدھا ہوتا ہے اور اس کا سیدھا ہونا ایسا مسلم ہے کہ جب بھی دیوار شاقول کے متوازی نہ ہو۔ تو ہمیشہ دیوار کو ہی ٹیڑھا جان کر اس کو ٹھوکے جاتا ہے۔ آپ نے کبھی نہ دیکھا ہوگا۔ کہ معمار بجائے دیوار کو سیدھا کرنے کے شاقول میں شک کرنے لگ جائے۔ کہ شائد اسی میں کوئی نقص ہو گیا ہے۔ اسی طرح امام ربانی جس کو اللہ تعالےٰ خود امام بنائے (نہ کہ لوگوں کا بنایا ہوا امیر قوم جو معزول ہو سکتا ہے) ہمیشہ صراط مستقیم پر ہوتا ہے۔ اور اس کے عقائد اور اعمال ہمیشہ اس کے قال اللہ اور قال الرسول کے مطابق ہوتے ہیں۔ اور جب کبھی کسی انسان کو معلوم ہو کہ اس کے عقائد اور اعمال امام کے متوازی نہیں ہیں۔ یا نہیں رہے۔ تو اس کا فرض ہے کہ بجائے امام کو غلطی پر جاننے کے خود ٹیڑھا سمجھے۔ اور اپنے نفس کو ٹھوکر مار کر سیدھا کرے۔ یعنی بجائے امام کے ساتھ جھگڑنے یا فتنہ پیدا کرنے کے خود توبہ اور استغفار کرے۔

دوسرے معنے امام کے شاہراہ کے ہیں۔ یعنی امام اس بڑی گذرگاہ یا شاہراہ (گرینڈ ٹرنک روڈ) کو کہتے ہیں۔ جو مرجع خلائق ہو۔ اور منزل مقصود تک لوگوں کو پہنچانے والی ہو۔

امام بھی ایک روحانی شاہراہ ہوتا ہے۔ جو اپنے متبعین کو صراط مستقیم کی طرف راہنمائی کرتا۔ اور ان کو اسی سفر کے لئے تیار کرتا ہے۔ جو روح کو مرنے کے بعد پیش آتا ہے۔ اسی طرح ان کی روحوں کو نفوس کے گھوڑوں پر سوار کرا کے اللہ تعالےٰ کی درگاہ میں پہنچاتا ہے۔ اولٰٓئک علٰی ھدًی من ربھم واولٰٓئک ھم المفلحون

تیسرے امام کا لفظ اَمَّ سے مشتق ہے۔ جس کے معنے اشارہ کرنے کے ہیں۔ اس سے بھی امام کا مقام واضح ہو جاتا ہے۔ یعنی متبعین کا فرض ہے۔ کہ امام کے اشارہ پر حرکت کریں۔ اور بلا چون و چرا سر تسلیم خم کر دیں۔ اور وہ امام کی ایسی ہی اطاعت کریں۔ جیسی کہ نبض قلب کی کرتی ہے۔ خصوصاً جب کہ امام بھی محمود (ایدہ اللہ) جیسا اولوالعزم اور حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نظیر ہو۔ تو ہم سب کا فرض ہے۔ کہ ایاز کی طرح اس کے اشارہ پر حرکت کریں۔ اور حکم کے منتظر نہ رہیں۔

مشہور ہے کہ ایک دفعہ سلطان محمود کسی جنگ سے واپس آ رہا تھا کہ ایاز نے اچانک دیکھا۔ کہ میرے آقا کی گردن بار بار ایک درے کی طرف اٹھ رہی ہے اس نے خیال کیا کہ محمود کی نگاہ بلاوجہ کسی طرف تو نہیں اٹھ سکتی۔ چنانچہ وہ چپکے سے گھوڑے کو ایڑی لگا کر آگے گیا تو دیکھا۔ کہ راستے میں چھپ کر ایک شخص بیٹھا ہے۔ جو اس کے قتل کی نیت سے موقعہ کا منتظر تھا۔ اس نے ایک ہی زد سے دشمن کا کام تمام کر کے واپس آ کر سلطان محمود کو اطلاع دی کہ حضور راستہ صاف ہے۔ محمود نے متعجب ہو کر دریافت کیا۔ تم کو کس نے بتایا کہ وہاں دشمن چھپا ہوا ہے۔ اس نے عرض کیا۔ کہ آپ کی نگاہ اس طرف بار بار اٹھ رہی تھی۔ مجھے یقین تھا۔ کہ آپ کی نگاہ بلاوجہ کسی طرف نہیں اٹھ سکتی۔

اسی طرح ہمارا بھی فرض ہے کہ بیعت کر لینے کے بعد پھر اپنا کچھ نہ سمجھیں اور کامل اطاعت کریں۔ جیسا کہ امام کا لفظ بھی اشارہ کر رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق دے۔ آمین

مجلس خدام الاحمدیہ کے کارکن

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے مندرجہ ذیل کارکن منتخب کئے گئے ہیں

صدر:۔ مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل

سیکرٹری:۔ خاکسار خالد

اسسٹنٹ سیکرٹری۔ خلیل احمد صاحب ناصر بی اے

فنانشل سیکرٹری۔ چوہدری محمد شریف صاحب بی اے

خاکسار سیکرٹری خدام الاحمدیہ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ کی رکنیت کے شرائط اور پروگرام

مجلس خدام الاحمدیہ جس کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔ "میں چاہتا ہوں کہ باہر کی جماعتیں بھی اپنی اپنی جگہ پر خدام الاحمدیہ کی مجالس قائم کریں" (خطبہ جمعہ مندرجہ الفضل مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۳۸ء) اس کی رکنیت کے شرائط حسب ذیل ہیں۔

۱۔ ہر ممبر عہد کرے کہ اگر کسی وقت خدانخواستہ جھوٹ بولے۔ اور اس کا جھوٹ ثابت ہو جائے گا۔ تو وہ خوشی سے ہر سزا برداشت کرنے کے لئے تیار رہے گا۔

۲۔ ہر ممبر اقرار کرے۔ کہ میں آئندہ یہی سمجھوں گا۔ کہ میں احمدیت کا ستون ہوں۔ اور اگر ذرا بھی ہلا۔ اور میرے قدم ڈگمگائے۔ تو میں یہ سمجھوں گا۔ کہ احمدیت پر زد آگئی"۔

۳۔ ہر ممبر کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ کم از کم نصف گھنٹہ روزانہ مجلس کے مقررکردہ پروگرام کے مطابق خدمت خلق کے لئے خرچ کرے۔ سارے ممبر ایک جگہ جمع ہو کر کام کریں۔ (مگر جہاں کے حالات اس کی اجازت نہ دیں۔ وہاں وہ اپنے اپنے محلوں میں جمع ہو سکتے ہیں) ہر ممبر سال میں اگر مجلس کو ضرورت پیش آئے تو دس دن اس کے لئے وقف کرے۔ یہ بھی اقرار کرے۔ کہ مقررکردہ پروگرام پر عمل نہ کرنے یا غیر حاضر ہونے کی صورت میں جو بھی سزا تجویز کی جائے۔ اسے خوشی قبول کرے گا۔ (مثلاً ایک دن کسی خاص مقام پر تبلیغ میں صرف کرنا)

۴۔ رکنیت کے لئے کوئی چندہ مقررہ نہیں۔ ہر ممبر جتنا چاہے اپنے لئے مقرر کر لے۔ مگر جو رقم ایک دفعہ مقرر کر لی جائے۔ اس کی پابندی لازمی ہوگی ہاں بوقت ضرورت عہدہ داروں کو اطلاع دے کہ اس میں تغیر و تبدل کیا جا سکتا ہے۔

سردست یہ شرائط تجویز کی گئی ہیں۔ بعض اور شرائط بھی زیر غور ہیں۔ جب یہ تمام مکمل ہو جائیں گی۔ تو ان پر عمل پیرا ہونے کے لئے ہر ممبر سے حلف لیا جائے گا۔ فی الحال انہی شرائط پر ممبر بنائے جائیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات کی روشنی میں مجلس کے لئے ذیل کا پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔

(۱) نوجوانوں کو اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی ترغیب دینا۔ مثلاً سڑکوں کی صفائی۔ یا بوجھ وغیرہ اٹھانا۔

(۲) ان کے اخلاق کی درستی۔ اور سچائی کو اپنا معیار قرار دینے کی ترغیب

(۳) سادہ زندگی بسر کرنے کی تلقین۔

(۴) سلسلہ کا لٹریچر پڑھنا۔ نوجوانوں کو دینی اسباق دینا مثلاً صبح کے وقت یا کسی اور وقت ایک دوسرے کو پڑھایا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں پڑھنے کے لئے کہا جائے۔ پھر ان کا امتحان لیا جائے۔

(۵) خدمت خلق کے کام کرنا۔ خدمت خلق میں یہ ضروری نہیں کہ صرف مسلمان غریبوں۔ مسکینوں یا بیواؤں کی خبر گیری کی جائے۔ بلکہ ہندو۔ سکھ۔ عیسائی یا کسی اور مذہب کا پیرو کسی دکھ میں مبتلا ہے تو اس دکھ کو دور کرنے میں حصہ لیا جائے۔ ... جلسے ہوں تو اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کیا جائے۔ اور اس طرح اپنی زندگی کو کارآمد بنایا جائے۔

(۶) نمازوں کے لئے دوستوں کو جگانا اور باقاعدگی پیدا کرنا۔

(۷) کمزوروں کی تربیت (۸) تبلیغ (۹) بیماروں کی عیادت

پندرہ سال سے کم عمر بچوں کی علیحدہ شاخ کھولی جائے۔ انہیں نمازیں باقاعدگی محنت اور سچائی کی عادت ڈالی جائے۔ ان کے نگران چالیس سال سے زائد عمر کے جواں ہمت احباب ہوں۔ جو ان کی گالیوں کی عادت اور آوارہ گردی وغیرہ کو دور کریں اور ان میں نیک عادتیں اور اخلاق فاضلہ پیدا کریں۔

سردست متذکرۃ الصدر پروگرام وضع کیا گیا ہے۔ مقامی حالات کے مطابق مرکزی سیکرٹری کو اطلاع دے کر ان میں مناسب تغیر کیا جا سکتا ہے مگر یہ ضروری ہوگا کہ مجلس کے قیام کے اصول کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ ہر ممبر کم از کم نصف گھنٹہ روزانہ ضرور دے۔ جو کسی صورت میں معاف نہیں ہو سکتا۔

احباب کو چاہیئے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے فرمودہ گزشتہ تین خطبات بنظر غائر پڑھیں اور حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے ہاں اس مجلس کی شاخ قائم کریں اور نوجوانوں کو منظم کریں۔ پریذیڈنٹ اور سیکرٹری کا انتخاب کر کے خاکسار کو ان کے پتوں اور ممبروں کی تعداد سے مطلع فرمائیں۔

خاکسار:۔ سیکرٹری خدام الاحمدیہ قادیان

ایک مبلغ کا تبلیغی دورہ

مولوی محمد نذیر صاحب ملتانی تحریر کرتے ہیں کہ عرصہ زیر رپورٹ میں بہاولپور سماسٹہ۔ احمد پور شرقیہ۔ چک ۲۹ و ۲۶ و ۱۳ و جہان پور۔ اوچ شریف۔ بستی دیوان صاحبان و چک ہائے ۱۶۸ و ۱۶۶ و ۱۶۵ و چک ۱۳۱ و ۳ و ۵۹ و ۶۰ و ۱۰۱ و ۱۱۴ و ۱۲۲ ہارون آباد و ۹۳ و بہاول نگر مقامات کا دورہ کر کے جماعتوں اور افراد کی مالی و تربیتی معائنہ کے علاوہ تبلیغی دورہ کیا گیا۔

تین مقامات پر باقاعدہ مناظرہ ہوا اور چھ مقامات پر تبادلہ خیالات ہوا۔ چھ افراد داخل سلسلہ ہوئے اللھم زد فزد۔ علاوہ مذکورہ بالا مقامات کے عالم گڑھ دیوتا جبرا مقامات کے جلسوں میں گیانی واحد حسین صاحب اور ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کی معیت میں بذریعہ تقریر۔ تبلیغ حق کا کام کیا۔

مرتبہ نظارت دعوۃ و تبلیغ

تلاش گمشدہ

مولوی محمد صالح صاحب مبلغ سندھ کا لڑکا حبیب احمد قریباً ڈیڑھ ماہ سے گم ہے۔ اس کی عمر ۱۲ سال ہے۔ قد پست رنگ گندم گوں۔ کان بڑے اور جھکے ہوئے باتیں کرتے ہیں چست ہے۔ اس کا پتہ لگانے کی خاص طور پر کوشش کیجائے اور اگر کسی بھائی کو اس کا سراغ لگے تو اپنے پاس ٹھہرا کر مجھے اطلاع دیجائے تاکہ اسکے منگانے کا انتظام کیا جائے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

درخواست

ہماری جماعت کا ایک احمدی ... کمہار جو نہایت متقی اور بہت غریب ہے درخواست کرتا ہے کہ کوئی دوست کمہار یا اور کوئی مجھے مٹی ...

...برتنوں پر رنگ چڑھانا سکھلا دے۔ خاکسار:۔ صوبیدار محمد خان موضع بخشیش تحصیل ...

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ بہار کا تبلیغی جلسہ

اور

کانفرنس سالانہ

بمقام بھاگلپور بتاریخ ۲۹، ۳۰ اپریل ۱۹۳۸ء تا یکم مئی ۱۹۳۸ء بروز جمعہ و سنیچر و اتوار منعقد ہوگا۔ قادیان سے مولانا محمد سلیم صاحب مبلغ فلسطین جو حال ہی میں فلسطین سے تشریف لائے ہیں۔ اور لکھنؤ سے مولانا عبد المالک خاں صاحب مبلغ یو۔پی۔ اور اڑیسہ سے مولانا عبد الغفور صاحب تشریف لائیں گے جن کی شرکت کے احکام نظارت دعوۃ و تبلیغ سے جاری ہو گئے ہیں۔

احباب جماعت ہائے صوبہ بہار تاریخ مقررہ پر ضرور تشریف لائیں۔

تاریخوں میں کوئی تبدیلی اب انشاء اللہ نہیں ہوگی۔

سید وزارت حسین پراونشل نائب امیر صوبہ بہار

از دارالامان

قادیان میں نہایت باموقعہ سکنی اراضیات

قادیان کی آبادی کے عین متصل ایک ٹکڑہ راستہ پر ہے۔ دوسرا ٹکڑا دارالانوار کی بڑی سڑک کے قریباً شروع میں آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی کوٹھی کے عین جانب ... یہ ٹکڑے ... دو سال کی ماہوار اقساط پر بھی مل سکتے ہیں۔

خاکسار۔ غلام حسن سفید پوش حسن منزل محلہ دارالفضل قادیان

مشین بادام روغن
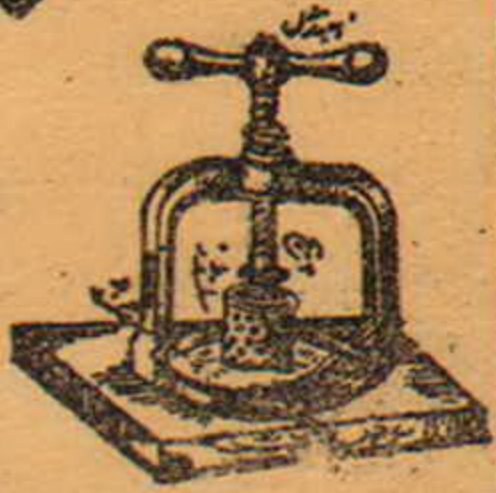
ہماری یہ مشین دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ ماہرین فن اس سے ڈل کو ملاحظہ کرکے محو حیرت ہیں۔ ملکی صنعت کا بہترین نمونہ۔ نقائص سے مبرا۔ خوبصورتی پائیداری میں یکتا۔ بناوٹ نہایت سادہ ہر حصہ ملک سے بکثرت مانگ آرہی ہے۔ علاوہ بادام روغن کے روغن گری، کدو، تربوز، ککڑی اور دیگر ہر قسم کے مغزیات سے اعلیٰ مصفےٰ اور زیادہ مقدار میں روغن نکالے جا سکتے ہیں۔ مشین کا فریم۔ ہینڈل۔ گنڈا و پیچ آہنی ہیں سلنڈر پیتل کا جس کے سوراخ تخمیناً ایک سو ساٹھ۔ رعایتی قیمت صرف بارہ روپے (عہ)

بادام روغن ساخت ولائتی قیمت کلاں سائز بارہ روپے۔ خورد سائز ساڑھے چھ روپے داخراجات بذمہ خریدار

علاوہ ازیں شہرہ آفاق آہنی رہٹ۔ ٹلو پمپ۔ آہنی خراس دیل چکی۔ انگریزی ہل۔ بھینسوں کے بیلنے جات۔ چاف کٹر۔ سوئیاں۔ چھینے اور چھاونیوں کی مشینیں۔ زراعتی آلات و دیگر مشینری منگانے کیلئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔

سستی اور اعلیٰ مال منگوانے کا مستند اور رجسٹرڈ پتہ

ایم۔ اے۔ رشید اینڈ سنز انجینئرز پٹیالہ (پنجاب)

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہوکر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے پیچش۔ مروڑ پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے ... خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی جائدادیں غیروں کے سپرد کرکے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نور الدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔ المشتہر

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بمبئی ۱۷ اپریل۔ آج شام نصف درجن ہندوؤں اور مسلمانوں میں کچھ تکرار ہو گئی۔ جس کے بعد نوبت ہاتھا پائی تک پہنچ گئی۔ اور یہ افواہ پھیل گئی۔ کہ فرقہ وارانہ فساد ہو گیا ہے۔ اس افواہ کے اُگنے کے حملے شروع ہو گئے۔ چنانچہ رات کے دس بجے تک ایک درجن اشخاص ہسپتال میں داخل کئے گئے۔ مسٹر منشی وزیر داخلہ نے پولیس کمشنر کو شرارت کے فوری طور پر روکنے کا حکم دیا۔ سوا دس بجے کے قریب صورت حالات بگڑ گئی۔ اس وقت تک ۴ اشخاص ہلاک اور ۴۰ کے قریب زخمی ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے نئی روڈ پر پولیس نے ہندوؤں اور مسلمانوں کے ایک ہجوم پر گولی چلا دی جس سے لوگ منتشر ہو گئے۔ ایک بار پھر گولی چلانے کی ضرورت پیش آئی۔ شہر میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے نصف شب تک پولیس نے صورت حالات پر قابو پا لیا۔

لنڈن ۱۷ اپریل۔ کل شام انگلستان اور اطالیہ کے درمیان معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔ اس معاہدہ کا مقصد ہر دو ممالک کے باہم تعلقات کو خوشگوار بنانا ہے۔ معاہدہ ۔۔۔ کے بعد مزید گفت و شنید شروع ہو گی جس میں حکومت مصر کو بھی شامل کیا جائیگا جرمنی۔ اٹلی۔ فرانس اور برطانیہ کے اخبارات نے اس معاہدہ کا خیر مقدم کیا ہے برطانیہ نے اٹلی کو یقین دلایا ہے کہ لیگ کونسل کے آئندہ اجلاس میں حبشہ کے مسئلہ کا فیصلہ کرایا جائیگا۔

علیگڑھ ۔۔۔ اپریل۔ مسلم یونیورسٹی کورٹ میں سر آغا خان کا استعفیٰ منظور کر لیا گیا۔ اور ان کی جگہ نواب صاحب رامپور کو پرو چانسلر منتخب کیا گیا۔ آنریبل سر شاہ محمد سلیمان کو تین سال کے لئے وائس چانسلر منتخب کیا گیا۔

دہلی ۱۷ اپریل۔ معلوم ہوا ہے وائسرائے ہند اور مسٹر گاندھی کی ملاقات کے دوران میں سب سے زیادہ اہم زیر بحث موضوع مسئلہ فیڈریشن تھا

حیدر آباد (دکن)، ناظم سررشتہ معلومات عامہ حیدر آباد دکن کی جانب سے ایک سرکاری بیان بھائی پرمانند کے ان الزامات کی تردید میں شائع ہوا ہے۔ جو انہوں نے ریاست حیدر آباد کے خلاف عائد کئے ہیں۔ اس بیان میں علاوہ دیگر امور کے لکھا ہے۔ کہ یہ الزام کہ ریاست اپنی حدود کے اندر اور باہر قبول اسلام کی ترغیب پر روپیہ صرف کرتی ہے۔ واقعات کے لحاظ سے بالکل بے بنیاد ہے۔ ریاست میں ہر شخص کو دوسرے مذہب کے پیروؤں کو اپنے مذہب میں لانے کی کامل آزادی حاصل ہے۔ لیکن تمام سرکاری ملازمین کو تبدیل مذہب کی ترغیب سے باز رکھا گیا ہے اس کے علاوہ بھائی پرمانند کے یہ الزامات بھی کہ ریاست میں ہندوؤں کو گھوڑے کی سواری کی اجازت نہیں یا انہیں آزادی کے ساتھ پرستش کرنے کا حق حاصل نہیں اور نہ انہیں سفید لباس پہننے کی اجازت ہے بالکل بے بنیاد اور مضحکہ خیز ہیں۔

کلکتہ ۱۷ اپریل۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے خاص اجلاس میں جو آج یہاں شروع ہوا۔ مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ (۱) تمام کانگرسی وزارتوں کو از سر نو ترتیب کر کے ان میں مسلم لیگ کا عنصر بھی داخل کرنا چاہئے۔ (۲) سرکاری ملازمتوں اور مسلمانوں کی تمدنی و معاشرتی حقوق کے متعلق کانگرس مسلم لیگ سے سمجھوتہ کرے (۳) کانگرس قضیہ مسجد شہید گنج کے متعلق مسلمانوں اور سکھوں میں ایک ایسا تصفیہ کرا دے جو دونوں کو قابل قبول ہو۔ مسئلہ مسجد شہید گنج پر بحث کل ہو گی۔

لاہور ۱۷ اپریل۔ مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی نے جنہے زیر دفعہ ۱۲۴ الف اور ۱۵۳ الف گرفتار کیا گیا۔ درخواست ضمانت دی تھی۔ جو مسترد ہو گئی۔

بنارس ۱۷ اپریل۔ ریاست بنارس میں طاعون کی وبا شدت کے ساتھ پھیل رہی ہے۔ گذشتہ ماہ کے دوران میں ۳۲۳ نفوس طاعون سے ہلاک ہو گئے

بیت المقدس ۱۷ اپریل۔ آج برطانوی فوج کے ایک دستہ نے عربوں کی جماعت پر حملہ کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں ۳۰ عرب ہلاک اور بہت سے زخمی ہوئے

کلکتہ ۱۷ اپریل۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں مسٹر محمد علی جناح نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں معاشیات اور سیاسیات سے تعلق رکھنے والے تمام امور میں مفاہمت کو پسند کرتا ہوں۔ لیکن یہ ناممکن ہے۔ کہ ہم کانگرس کے سامنے سر تسلیم خم کر کے اس کے مطیع بن جائیں۔ مسجد شہید گنج کا ذکر کرتے ہوئے کہا اگر ہر دو ۔۔۔ اپنے اخلاقی فرائض کا احساس کر ۔۔۔ دیکھ لیں۔ کہ ایک دوسرے کے ۔۔۔ ہم پر کیا فرائض عائد ہوتے ہیں۔ تو یہ ۔۔۔ فوراً سلجھ سکتی ہے

ہردوار ۱۷ اپریل۔ پرسوں ہردوار میں ریلوے کا مہلک حادثہ رونما ہو گیا جس کی وجہ سے تین آدمی ہلاک ہو گئے اور تین ہسپتال میں مر گئے۔ پچیس آدمیوں کے معمولی زخم آئے۔ علاوہ ازیں آتشزدگی کی ایک ہولناک واردات رونما ہوئی۔ روہڑی بازار سارے کا سارا جل کر راکھ ہو گیا۔ نقصان کا اندازہ پچاس لاکھ روپیہ کے قریب کیا گیا ہے۔ تقریباً دو ہزار خیمے اور جھونپڑیاں جل گئیں۔

راولپنڈی ۱۷ اپریل۔ آج میدان رسالہ میں چند افسر گھوڑوں پر سوار جا رہے تھے۔ کہ اچانک ان میں سے ایک کے گھوڑے کے سم کی ٹھوکر سے ایک بم پھٹ گیا جو زمین میں مدفون تھا گھوڑا اسی وقت ہلاک ہو گیا۔ مگر سوار بچ گیا۔ پولیس مصروف تفتیش ہے۔

لاہور ۱۷ اپریل۔ آج مسٹر مظہر علی اظہر کو لاہور سے ۔۔۔ پور جیل میں منتقل کر دیا گیا۔

الہ آباد ۱۷ اپریل۔ معلوم ہوا ہے پنڈت جواہر لال نہرو اس خط و کتابت کو مرتب کر رہے ہیں جو کانگرس اور مسلم لیگ کی مصالحت کے متعلق ان کے اور مسٹر جناح کے درمیان ہوتی رہی یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ خط و کتابت عنقریب شائع کی جائے گی۔

کلکتہ ۱۷ اپریل۔ مسٹر شریف وزیر انصاف سی پی کے قضیہ کا فیصلہ کرنے کے لئے کانگرس ورکنگ کمیٹی نے کلکتہ کے جس شخص کو مقرر کیا تھا اس نے کاغذات کی پڑتال کرنے کے بعد یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ مسٹر شریف خود ان کے سامنے پیش ہوں۔ توقع کی جاتی ہے کہ وہ عنقریب کلکتہ جائینگے۔

لاہور ۱۷ اپریل۔ معلوم ہوا ہے وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ پنجاب نے بلدیہ لاہور کے موجودہ نظم و نسق کے خلاف لوگوں کے احتجاج سے متاثر ہو کر اس کی اصلاح کے لئے ایک مشاورتی کمیٹی مقرر کر دی ہے۔

کانپور ۱۷ اپریل۔ وزیر انصاف یوپی نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت یوپی عنقریب ایک ایسی سکیم کو جامہ عمل پہنانے والی ہے۔ جس کے ذریعہ محکمہ انصاف۔ محکمہ نظم و نسق سے علیحدہ ہو جائے گا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ یہ بات نادرست ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو دونوں اختیار حاصل ہوں۔

مدراس ۱۷ اپریل۔ اڑیسہ کے قائم مقام گورنر کے مسئلہ پر کانگرس ورکنگ کمیٹی نے جو قرارداد منظور کی ہے اس کے پیش نظر پراونشل کانگرس کمیٹی نے ایک قرارداد کے ذریعہ صوبہ کے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ اگر اس سلسلہ میں کسی اقدام کی ضرورت پیدا ہوئی۔ تو وہ اس کے لئے تیار رہیں گے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی